آب و گل کے حضرات ہیں کہ آپ نے ذرا ان سے اختلاف کیا اور آپ ان کے دشمن قرار دے دیے گئے۔

" ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

بہرحال اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس دور میں حضرت شیخ الحدیث کی ذات گرامی آیۃٌ من آیات اللہ اور ایک رحمت ربّانی تھی۔ جتنا باطنی و روحانی فیض اس زمانہ میں آپ سے پہنچا کسی سے نہیں پہنچا۔ حضرت نظام الدین اولیاء کی طرح عجیب دلآویز و دلکش شخصیت تھی۔ دکھ اور درد کے مارے لوگ آتے اور آپ کو دیکھتے ہی سارے غم بھول جاتے اور تسلّی و تشفی پاتے تھے، آپ پر نظر پڑتے ہی خدا یاد آتا اور عشق و محبت نبوی کی لہریں دل میں دوڑنے لگتی تھیں۔"

اہل دنیا کے لیے ایک مومن کامل اور عارف باللہ کی بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ شاہی میں فقیری کرتا ہے اور فقیری میں شاہی، حضرت کی زندگی اس کی بہترین مثال تھی آپ کا وجود سرتاسر خیر و برکت اور بے شبہ ایک موہبت الٰہی تھا۔ اب دنیا اس سے محروم ہو گئی۔ یہ عالم اسلام کا بڑا المیہ ہے، تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ جہاں اکابر صحابہ آسودۂ خاک ہیں۔

الارواح جنود مجندہ کے ارشاد گرامی کے مطابق عالم ارواح میں تو ہم جنس روحوں میں ربط و اتصال ہوتا ہی ہے، لیکن اب معلوم ہوا کہ عالم آب و گل میں اگر جسمانی اتصال نہیں ہو سکتا تو بعد وفات کم از کم مٹی سے مٹی مل جاتی ہے اور اسی لیے کسی شاعر نے کہا ہے ۔ پہنچی وہیں پہ خاک کہ جہاں کا خمیر تھی

رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً

تبصرے

مسلمانوں کی جدوجہد آزادی، از ڈاکٹر معین الدین عقیل، تقطیع متوسط، ضخامت ۲۸۴ صفحات، کتابت و طباعت اعلیٰ قیمت -/27 روپے، پتہ: تعمیر انسانیت، اردو بازار لاہور، پاکستان۔

غیر منقسم ہندوستان کی جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) اور پھر تحریک آزادی (از ۱۹۱۲ء تا ۱۹۴۷ء) میں مسلمانوں کا جو رول رہا ہے اور ان میں جس ہمت و مردانگی اور جوش و خروش سے انھوں نے .... حصہ لیا اور کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں، وہ بے شبہ ان کی کلاہِ افتخار کا طرۂ امتیاز و وقار ہے، اس کا یہ پہلو دنیا کی تاریخ انقلابات کا ایک نیا باب ہے کہ جنگ و تحریک آزادی، دونوں محاذوں پر قیادت کے علمبردار وہ مردان مجاہد تھے جنھوں نے نہ انقلاب فرانس کا مطالعہ کیا تھا اور نہ حکومت و سیاست کے کسی مکتب میں انھوں نے زانوئے تلمذ کبھی تہ کیا تھا، بلکہ یہ مدرسہ و خانقاہ کے فقیران گوشہ نشین و بے نوا تھے جن کا مشغلہ دن میں قال اللہ و قال الرسول اور شب میں ذکر و تسبیح تھا۔ ملک نے آزادی کے لیے ان کو آواز دی تو اپنے زمانہ کی ایک ترقی یافتہ اور طاقتور قوم سے نبرد آزما ہونے کے لیے وہ بے خوف و خطر اور بے جھجک دبے دھڑک اپنے خلوت خانوں سے باہر نکل آئے اور برادران وطن کے دوش بدوش اس عالی حوصلگی اور بلند ہمتی سے دادِ شجاعت و مردانگی دی کہ دشمن بھی ان کا لوہا مان گئے۔ جنگ آزادی میں شکست کے بعد یہ حضرات پھر مسند خانقاہ میں گوشہ نشین ہو گئے، لیکن استخلاص وطن کی کوششوں سے ایک لمحہ کے لیے غافل نہ ہوئے، چنانچہ ابھی یادران

وطن اور کانگریس نے مکمل آزادی کا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ حضرت شیخ الہند نے تحریک شروع کردی، لیکن یہ تحریک انڈر گراؤنڈ اور خفیہ تھی، پھر اس کے بعد جب جد و جہد آزادی کا میدان کانگریس کا پلیٹ فارم بنا تو مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی پہلے شخص تھے جنھوں نے اس پلیٹ فارم پر مکمل آزادی کا نعرہ لگایا اور اس کے لیے تجویز پیش کی، یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مسٹر محمد علی جناح بھی کانگریس کے ممبر تھے اور کانگریس کا مطمح نظر صرف چند حقوق اور اصلاحات کا مطالبہ تھا۔ مولانا حسرت موہانی کے اس نعرہ نے ملک میں آگ لگادی، جو عافیت کوش تھے انھوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور جو استقلال وطن کے جذبے سے سرشار تھے وہ طوق و سلاسل کو مرحبا کہنے کے لیے میدان میں آگئے، پھر کیا کچھ نہیں ہوا؟ حرب و ضرب، قید و بند، جائدادوں کی ضبطی، جرمانے اور قرقی، یہ سب کچھ ہوا، مگر مسلمانوں کا قدم تحریک آزادی کے کسی ایک مرحلہ میں بھی کسی سے پیچھے تو کیا آگے ہی رہا، اس عالم دار و گیر میں جن مسلمانوں کے ہاتھوں میں علم قیادت تھا ان میں علماء بھی تھے اور اعلیٰ انگریزی تعلیم یافتہ بھی، جد و جہد آزادی میں مسلمانوں کی والہانہ شرکت کا یہ پہلو بھی نظر انداز کرنے کے قابل نہیں ہے کہ مسلمان اقلیت میں تھے اور ہندوؤں کی طرف سے وقتاً فوقتاً جس تنگ نظری اور کوتاہ اندیشی کا مظاہرہ ہوتا رہتا تھا اس کی وجہ سے مسلمان مطمئن نہیں ہو سکتے تھے لیکن اس کے باوجود تحریک پاکستان سے قبل محض اللہ پر بھروسہ اور اپنی قوتِ عمل پر اعتماد کے باعث انھوں نے ملک کے بٹوارے یا آزادی کے بعد اپنے حقوق کی تعیین و تشخیص کا سوال نہیں اٹھایا، غرض کہ یہ تھے جد و جہد آزادی میں مسلمانوں کے وہ شاندار کارنامے جو برصغیر کی تاریخ آزادی کا روشن باب ہیں۔

لیکن نہایت افسوس اور شرم کی بات ہے کہ آزادی کے بعد سے اب تک سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں تاریخ تحریک آزادی پر جو چھوٹی بڑی جو متعدد کتابیں شائع ہوئی ہیں ان سب میں مسلمانوں اور خصوصاً علماء